نشاندہی کرا کے اس کے حقوق کا تحفظ کیا، حضرت خضر علیہ السلام کا گرتی ہوئی دیوار کی تعمیر کر کے فرمانا اس کے نیچے خزانہ ہے، جو یتیم بچوں کے لئے ہے، اس عمل کے ذریعہ بچوں کے مالی حقوق کا تحفظ فرمایا، کشتی کا تختہ اکھاڑ کر اس میں عیب پیدا کر کے ملکیتی تحفظ فراہم کیا، ورنہ بادشاہ وقت کشتی غصب کر لیتا۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے بحیثیت جج لوگوں کو انصاف کے ذریعہ حقوق فراہم کئے، آپ نے انسانوں کے ساتھ جانوروں کو بھی ان کے حقوق فراہم کئے، حضرت ذوالقرنین رحمہ اللہ نے اپنی حکومت و دانش مندی کے ذریعہ دیوار تعمیر کر کے انسانوں کو یاجوج ماجوج سے جانی و مالی تحفظ فراہم کیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے لوگوں کو روحانی صحت کے ساتھ جسمانی صحت بھی عطا فرمائی، اس لئے کہ صحت مندی بھی انسانی حق ہے، جس کا اہتمام کرنا حکومت وقت کے فرائض میں شامل ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو نہ صرف حقوق فراہم کئے، بلکہ انہیں فرائض کی ادائیگی کے لئے بھی تیار کیا اور آگاہ کیا ہر حق اپنے ساتھ ایک فریضہ بھی ساتھ لاتا ہے، آج کوئی اپنا فرض نباہنے کے لئے تیار نہیں، صرف حقوق کے حصول پر مصر ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مظلوموں کو ان کا حق فراہم کرنے کے لئے حلف الفضول کا حلف اٹھایا کہ کسی کو حق تلفی نہیں کرنے دیں گے۔(۵)

بنو زبید کے تاجر کو عاصم بن وائل سے معاوضہ دلوایا۔(۶)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس حلف کے بدلہ اگر سو سرخ اونٹ بھی دیے جاتے تو قبول نہ کرتا، اور آج بھی کوئی اس حلف کے لئے بلائے تو میں تیار ہوں، یعنی انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے ہر وقت تیار رہنے کا اعلان فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیگر مذاہب و اقوام کے ساتھ میثاق مدینہ کیا اور اس میثاق کے ذریعہ یہودی عیسائی مشرکین سب کے مذہبی و سیاسی حقوق کے تحفظ کا اعلان کیا۔ اپنی زندگی کے آخری عظیم خطاب جسے خطبہ حجۃ الوداع کہا جاتا ہے، اس میں خاص کر خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لئے خصوصی ہدایات جاری کیں۔

اسلام خواتین کو تمام حقوق فراہم کرتا ہے، جس میں زندگی کا حق، عزت کا حق،

معاشرتی حقوق، آزادی نقل وحرکت کا حق، آزادی، عزت کا حق، معاشرتی حقوق، آزادی نقل و حرکت کا حق، آزادی اظہارِ رائے کا حق، شوہر کے انتخاب کا حق، سیاسی حقوق، حصول علم کا حق، جائداد کا حق، خرچ کرنے کا حق، ملازمت (مشروط) کا حق، گواہی کا حق، وراثت کا حق، مہر کا حق، نان نفقہ کا حق، خلع کا حق، اولاد کی پرورش کا حق، وصیت کا حق وغیرہ۔

اس تصور کو تسلیم کرنے کے بعد عورت کی عظمت فرش خاک سے بلند ہوکر کائنات مہ و انجم سے بھی کہیں آگے نکل جاتی ہے اور اسے قدرتی طور پر ایسا اونچا مقام حاصل ہو جاتا ہے کہ فکر ونظر کے لئے اس سے بڑھ کر بلندی کا تصور ممکن نہیں ہے، الّا یہ کہ وہ اپنے فکر وعمل سے خود کو اس بلندی کا نااہل ثابت کردے، پھر تو دنیا کی کوئی قوت اسے عزت ورفعت نہیں دے سکتی۔

اسلام کے نزدیک انسان کی فلاح وسلامتی، فکر اور درستگی عمل کے ساتھ وابستہ ہے۔ وہ ان نظریات کو جاہلانہ نظریات سمجھتا ہے جو عورت کو محض عورت ہونے کی وجہ سے ذلیل تصور کرکے انسانیت کی بلند ترین سطح سے دور پھینک دیتے ہیں، اور مرد کو محض اس لئے ''عرش بریں'' کا حق دار خیال کرتے ہیں کہ وہ مرد ہے۔(۷)

اس نے غیر مبہم الفاظ میں واضح کردیا کہ عزت وذلت اور سربلندی ونیک بختی کا معیار صلاح وتقویٰ اور سیرت واخلاق ہے، جو اس کسوٹی پر جتنا کھرا ثابت ہوگا اتنا ہی اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں قابل قدر اور مستحق اکرام ہوگا۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾ (۸)

جس مرد اور عورت نے بھی اچھا کام کیا اگر وہ مومن ہے تو ہم اس کو ایک پاکیزہ زندگی عطا کریں گے، اور ان کے بہتر اعمال کا جنہیں وہ کرتے تھے اجر دیں گے۔

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ

أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٣٥﴾ (۹)

بلاشبہ مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور اہل ایمان مرد اور اہل ایمان عورتیں اور عبادت گزار مرد اور عبادت گزار عورتیں سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں اور صابر مرد اور صابر عورتیں اور صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں اور شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں، اللہ نے ان کے لئے مغفرت اور اجر عظیم تیار کیا ہے۔

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَآ أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿١٩٥﴾ (۱۰)

پس اُن کے رب نے اُن کی دعا قبول کی کہ میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کروں گا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، تم آپس میں ایک ہی ہو، پس جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور انہیں میری راہ میں تکلیف دی گئی، اور جو لڑے اور مارے گئے تو ضرور میں ان کی غلطیاں معاف کروں گا اور انہیں ایسے باغات میں داخل کروں گا جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں، یہ بدلہ ہے اللہ کی جانب سے اللہ کے پاس اچھا بدلہ ہے۔

یعنی نوع انسانی کی دونوں اصناف میں سے جو صنف بھی اپنے نامہ اعمال کو پاکیزگی کردار سے جلا یاب کرلے، سرخروئی اور کامیابی اس کے لئے مقدر ہو چکی ہے، خالق کائنات کی جانب سے یہ سوال نہیں کیا جائے گا کہ تمہارا تعلق کس طبقہ اور کس صنف انسانی سے تھا، لیکن اگر

کوئی اپنی کتاب زندگی کو اعمال بد سے سیاہ کر چکا ہے تو سربلندی اور بامرادی کی توقع نہیں رکھنی چاہئے، خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔

قرآن مجید میں ایک مقام پر ان مومنین کی صفات بیان کی گئی ہیں، جنہوں نے اپنی جان و مال اور اپنی خواہشات و جذبات کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع کر دیا۔

> وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والے، اس کی عبادت کرنے والے، اس کی حمد وثنا کرنے والے، روزہ رکھنے والے، اس کے سامنے رکوع وسجدہ کرنے والے، بھلائی کا حکم دینے والے اور برائیوں سے روکنے والے اور حدود اللہ کی حفاظت کرنے والے ہیں، اور مومنوں کو خوشخبری دو۔(۱۱)

ایک دوسرے مقام پر ازواج مطہرات کو اپنے اندر بعینہ ان ہی صفات کے پیدا کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ ان صفات کے بغیر وہ نبی کے حبالہء عقد میں نہیں رہ سکتیں اور نبی کو بڑی آسانی سے ایسی بیویاں مل جائیں گی جو ان اوصاف سے متصف ہوں گی، ارشاد ہوا:

> عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ۝ (۱۲)
>
> اگر نبی تم کو طلاق دے دے تو اس کو تمہارے عوض تم سے بہتر بیویاں عطا کرے گا، جو اللہ کی اطاعت کرنے والی، ایمان رکھنے والی، فرماں بردار، توبہ کرنے والی، عبادت گزار اور روزہ رکھنے والی ہوں گی، جو بیاہی ہوئی اور دوشیزہ دونوں طرح کی ہوسکتی ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم کے نزدیک صلاح وتقویٰ اور آخرت کی کامیابی کا جو معیار مرد کے لئے ہے وہی معیار عورت کے لئے بھی ہے۔ اس معیار کو پورا کئے بغیر نہ مرد اپنی منزل کو پا سکتا ہے اور نہ عورت۔

قرآن مجید ہمیں یہ بھی بتاتا ہے کہ زندگی کی گہما گہمی اور نشیب وفراز میں ہمیشہ مرد اور عورت میں سے ہر ایک دوسرے کا مددگار اور معاون ہے۔ زندگی کے بار گراں کو دونوں کو سنبھالنا

ہے۔تمدن کا ارتقاء دونوں کے اتحاد سے ممکن ہے، دنیا کی کوئی قوم اور کوئی تحریک ان میں سے کسی بھی طبقہ کو نظر انداز نہیں کر سکتی۔جس طرح حق کے فروغ اور اس کے غلبہ و اقتدار میں مرد اور عورت دونوں شانہ بہ شانہ مصروف عمل نظر آتے ہیں، اسی طرح باطل کی ترقی و استحکام میں بھی دونوں حصہ دار اور شریک کار ہیں۔(۱۳)

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ (۱۴)

منافق مرد اور منافق عورتیں آپ میں ایک ہی ہیں، برائی کا حکم دیتے اور بھلائی سے روکتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے اپنے ہاتھ روکے رکھتے ہیں۔واقعہ یہ ہے کہ انہوں نے اللہ کو بھلا دیا اور اللہ نے بھی انہیں فراموش کر دیا۔بلاشبہ منافق بڑے ہی نافرمان ہیں۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ (۱۵)

ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں ایک دوسرے کے معاون ہیں، وہ بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں، ان لوگوں پر اللہ ضرور رحم کرے گا۔بلاشبہ اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

اسلام دین فطرت ہے اور فطرت کا تقاضہ ہے کہ انسان بحیثیت انسان (خواہ مرد ہو یا عورت) مساوی حیثیت کے مالک ہوں اور اللہ تعالیٰ نے دونوں جنسوں کو اپنے اپنے عمل کا ذمہ دار بنایا ہے اور یہ امر بھی واضح اور غیر مبہم ہے کہ انسان دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اپنے اپنے اعمال خیر و شر کے خود ہی ذمہ دار ہیں، یہ نہیں ہو سکتا کہ مرد اگر جرم یا کرے تو عورت کو سزا دے دی جائے یا اگر عورت مجرم ہو تو اس کے بجائے مرد کو سزا دی جائے،قرآن کریم کا واضح فیصلہ ہے کہ:

جو کوئی برائی کرے گا اس کو اتنا ہی بدلہ ملے گا، جتنی اس نے برائی کی ہو گی خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور نیک عمل کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ ہو وہ مومن، ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے، جہاں ان کو بے حساب رزق دیا جائے گا۔(۱۶)

ایک دوسری جگہ سورۃ النساء میں فرمایا گیا ہے کہ:

وَ لَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَ سْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۳۲﴾ (۱۷)

اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے کسی کو دوسروں کے مقابلے میں زیادہ دیا ہے اس کی تمنا نہ کرو، جو کچھ مردوں نے کمایا ہے اس کے مطابق ان کا حصہ ہے اور جو کچھ عورتوں نے کمایا ہے اس کے مطابق ان کا حصہ ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کی دعا مانگتے رہو، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

اسلام میں عورت و مرد کو یکساں حیثیت دی گئی ہے۔ بعض آیات میں دونوں سے انسان کی حیثیت سے خطاب کیا گیا ہے، اور بعض آیات میں دونوں اصناف کے نام لے کر پکارا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں کو یکساں اپنے اپنے مقام اور مرتبہ سے ذمہ دار ٹھہرایا ہے، اور دونوں ہی اپنی اپنی حیثیت سے اس کے سامنے جوابدہ ہوں گے۔

لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ (۱۸)

سورۃ النساء اور سورۃ الحجرات سے یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم سب (مرد و عورت) کو ایک نفس سے پیدا کیا ہے اور اس کی جنس سے جوڑے پیدا کئے، نیز پھر فرمایا گیا کہ لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہاری قومیں اور برادریاں بنا دیں تا کہ تم ایک دوسرے کو پہنچانو، لیکن تمہارے اندر اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار ہے۔ یعنی جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہے۔

انسانی تمدن میں دونوں کو یکساں حیثیت حاصل ہے۔عورت بھی ایک انسان ہے، جس طرح کہ مرد۔لہٰذا معاشرے اور تمدن میں عام انسانی حقوق یعنی احترام، عزت نفس، ذمہ داری، و دیگر امور میں یکساں طور پر دونوں صنفوں کا برابر کا حق ہے۔مرد محض مرد ہونے کی بناء پر ان حقوق کا حقدار اور عورت محض عورت ہونے کی بناء پر فطری اور جائز حقوق سے محروم نہیں کی جاسکتی ہے۔

قرآن کریم میں دیگر مقامات پر بھی اس طرح کی مثالیں موجود ہیں، مثلاً:

وَ مَنۡ یَّعۡمَلۡ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنۡ ذَکَرٍ اَوۡ اُنۡثٰی وَ ہُوَ مُؤۡمِنٌ فَاُولٰٓئِکَ یَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّۃَ وَ لَا یُظۡلَمُوۡنَ نَقِیۡرًا﴿۱۲۴﴾ (۱۹)

اور جو نیک عمل کرے گا خواہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ ہو وہ مومن، تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے، اور ان کی ذرہ برابر حق تلفی نہ ہونے پائے گی۔

ایک حدیث میں ہے:

من عال جاریتین حتی تبلغاء جاء یوم القیمہ انا و ھو ضم اصابع (۲۰)

یعنی جس نے دولڑکیوں کی پرورش کی، یہاں تک کہ وہ بلوغ کو پہنچ گئیں تو قیامت کے روز وہ اس طرح آئیں گے جیسے میرے ہاتھ کی دوانگلیاں ساتھ ساتھ ہیں، یعنی انگشت شہادت اور دوسری انگلی ساتھ ملا کر دکھائیں۔

ایک اور حدیث میں ارشاد گرامی ہے:

خیر متاع الدنیا المرأة الصالحہ (۲۱)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا نیک بیوی، شوہر کے لئے دنیا میں سب سے بڑی نعمت ہے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا:

جس کے ہاں لڑکیاں پیدا ہوں اور وہ ان کی اچھی طرح پرورش

کرے، تو یہی لڑکیاں قیامت کے دن اس کے لئے دوزخ میں آڑ بن جائیں گی۔(۲۲)

ایک اور حدیث میں فرمایا:

حبیب الی من الدنیا النساء الطیب (۲۳)

دنیا کی نعمتوں میں بہترین نعمت نیک بیوی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اور جگہ مزید فرمایا:

دنیا کی چیزوں میں مجھ کو سب سے زیادہ محبوب عورت اور خوشبو ہے۔(۲۴) یعنی دنیا کی بہترین نعمتوں میں سے کوئی چیز نیک بیوی سے بہتر نہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت کو ذلت ورسوائی کے مقام سے اتنی تیزی سے اٹھایا اور حقوق ومراعات سے نوازا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہم اپنی عورتوں سے گفتگو کرتے اور بے تکلفی برتتے ہوئے بھی ڈرتے تھے کہ کہیں ہمارے متعلق کوئی حکم نہ نازل ہو جائے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہو گیا تو ہم ان کے ساتھ بے تکلف رہنے لگے۔(۲۵)

اس مظلوم صنف کو حق زیست تک حاصل نہ تھا۔قرآن کریم نے کہا نہیں! وہ زندہ رہے گی اور اس کے اس حق پر جو شخص بھی دست درازی کرے گا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی باز پرس ہوگی۔

کیا میں تجھے بتاؤں کہ بڑی فضیلت والا صدقہ کونسا ہے؟ اپنی اس بچی پر احسان کرنا جو (بیوہ ہونے یا طلاق دے دیئے جانے کی وجہ سے) تیری طرف لوٹا دی گئی ہو اور جس کا تیرے سوا کوئی کفیل اور بار اٹھانے والا نہ رہا ہو۔

عن انس ؓ قال قال رسول الله ﷺ من عال جاریتین حتی تدر کا دخلت الجنة انا وهو کهاتین و اشارہا سبعیه السبابة والوسطی با بان معجلان عقو بتهمافی الدنیا البغی

والعقوق (۲۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جس کسی نے دولڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہوگئیں، انگشت شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، تو میں اور وہ اس طرح جنت میں داخل ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دو راستے ایسے ہیں جن پر دنیا میں بہت جلد عذاب داخل ہوتا ہے، ظلم وتعدی اور نافرمانی۔

اس حدیث کے آخری جملہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بہت ہی اونچی حقیقت کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ وہ یہ کہ ظلم کی عمر ویسے بھی بہت مختصر ہوتی ہے، لیکن خاص کر ظلم کے وہ تیر جن کے ہدف اپنے ہی جگر گوشے ہوں مظلوم کے سینے میں پیوست ہونے سے پہلے ہی ظالم کی مہلت حیات ختم کر دیتے ہیں۔

دنیا نے عورت کو منبع معصیت اور مجسم پاپ اور گناہ سمجھ رکھا تھا، لیکن کائنات کی اس برگزیدہ ہستی نے دنیا کو تقویٰ وخداترسی کے آداب سکھائے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

حُبّب الیّ من الدّنیا النساء والطیب و جعلت قرة عینی فی الصّلوٰة (۲۷)

دنیا کی چیزوں میں مجھے عورت اور خوشبو پسند ہے (لیکن) میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔

یعنی عورت سے نفرت اور صفائی ونفاست سے بیزاری، خداترسی کی دلیل نہیں ہے۔

خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:

اے لوگو! تمہاری بیویوں کا تمہارے ذمہ حق ہے، اور تمہارا ان پر حق ہے، بلاشبہ عورتیں تمہارے پاس مقید ہیں کہ وہ اپنی ذات کے لئے کسی چیز پر قادر نہیں، بلاشبہ تم نے انہیں اللہ کی امان کے طور پر حاصل کیا ہے، اور انہیں اپنے اوپر اللہ کے کلمات کے ساتھ حلال کیا ہے، لہٰذا عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو اور ان کے ساتھ بھلائی کرنے کی

وصیت قبول کرو۔(۲۸)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے جابجا مسلمانوں کو عورت اور مرد کے درمیان یکجہتی کی طرف توجہ دلائی ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں اضافہ ہوتا ہے۔کوئی بھی معاشرہ عورت و مرد کے بغیر نہیں ہے، بلکہ نسل کی افزائش و انسانی زندگی کا کاروبار عورت اور مرد کے بغیر چل نہیں سکتا۔ اس لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں خطاب فرمایا:

یَاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى (۲۹)

لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا۔

انسانی تخلیق کے اعتبار سے عورت بھی مرد کی طرح مکمل بنائی گئی ہے، اور ان میں سے کسی ایک کو دوسرے سے زیادہ بھلائی نہیں دی گئی، ایک دوسرے کی صنف کے اعتبار سے کسی کو کسی پر فضیلت نہیں اور نہ معاشرے میں ان کے درمیان کوئی فرق روا رکھا گیا ہے یعنی دونوں کو حقوق برابر دیئے گئے ہیں، صنف کا کوئی فرق نہیں کیا گیا اور یہ سب اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ ہے، اس میں کسی انسان کو کوئی دخل نہیں۔ارشاد ربانی ہے:

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَاۤ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَ قٰتَلُوْا وَ قُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَ لَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝۱۹۵ (۳۰)

تو ان کے پروردگار نے ان کی دعا قبول کر لی (اور فرمایا) کہ میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو مرد ہو یا عورت ضائع نہیں کرتا، تم ایک دوسرے کی جنس ہو، تو جو لوگ میرے لیے وطن چھوڑ گئے، اور اپنے گھروں سے نکالے گئے، اور ستائے گئے، اور لڑے اور قتل کیے گئے، میں ان کے گناہ دور کردوں گا، اور ان کو بہشتوں میں داخل کروں گا، جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں، (یہ) اللہ کے ہاں سے بدلہ ہے، اور خدا کے ہاں اچھا بدلہ ہے۔

اس آیت کریمہ سے یہ معنی حاصل ہوتے ہیں کہ عورت اور مرد کے اعمال میں انہیں اجر برابر کا دیا جائے گا اور یہ بات موکد ہوتی ہے کہ مرد و عورت ایک دوسرے کا جزو ہیں، ایک ہی خون سے بنے ہیں۔ اس لئے ہر وہ عورت جو ہجرت کرے اور جہاد کرے اللہ تعالیٰ کے راستے میں اسے تکلیف پہنچے اور یہ اپنی ذمہ داری ادا کرتا رہے تو ان دونوں کو بغیر صنف کے فرق کے ثواب برابر دیا جائے گا۔

خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اور انسانی حقوق:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء راشدین رضی اللہ عنہ نے بھی انسانی حقوق کا مکمل خیال رکھا اور انہیں فرائض کی بجا آوری پر تیار کیا جہاں کوئی کوتاہی سامنے آئی طاقت کے ذریعہ اس کا ازالہ کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور بہت نمایاں ہے، مسلمان تو مسلمان غیر مسلموں کے حقوق کا بھی بھرپور خیال رکھا گیا، ابولولو مجوسی غیر مسلم نے آپ کو قتل کرنے کی دھمکی دی، صحابہ رضی اللہ عنہ نے گرفتار کرنے کا مشورہ دیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا دھمکی دی، عمل تو نہیں کیا، قتل تو نہیں کیا میں کیسے گرفتار کروں؟ بالآخر اس نے آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا، یہی عمل حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا تھا، بغاوت کے موقع پر آپ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا جو غلام میرے دفاع میں حملہ آور دشمنوں سے نہیں لڑے گا وہ آزاد ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ مسلمان کی تلوار مسلمان کے خلاف اٹھے، اگر یہ تلوار ایک دفعہ نیام سے باہر نکل آئی تو پھر کبھی نیام میں داخل نہیں ہوگی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے سابقہ حکمرانوں کے وہ فیصلے جن سے انسانی حقوق کی پامالی ہوئی تھی، سالہا سال محنت کر کے ان کا ازالہ کیا، نفلی حتیٰ کہ حج جیسی اہم عبادت کو بھی نظر انداز کیا تا کہ سابقہ ظلم کا ازالہ ہو سکے، اور لوگوں کو جلد سے جلد انصاف مل سکے، محمد بن قاسم ایک خاتون کی بازگشت پر اسے آزادی و زندگی کا حق فراہم کرنے کے لئے سندھ آئے اور سندھ کو اسلام کا گہوارہ بنا گئے۔

مغرب اور خواتین کے حقوق:

انسان، انسان کی ضرورت ہے اسی لئے اس کی گروہی جبلت اسے اپنے ہم جنسوں کے ساتھ مل جل کر رہنے پر مجبور کرتی ہے۔ وہ اپنی پیدائش سے لے کر تادم زیست بے شمار افراد کی خدمات، توجہ، امداد اور سہاروں کا محتاج ہے۔ اپنی پرورش، خوراک، لباس، رہائش اور تعلیم و تربیت کی ضروریات ہی کے لئے نہیں بلکہ اپنی فطری صلاحیتوں کے نشو و ارتقاء اور ان کے عملی

اظہار کے لئے بھی وہ اجتماعی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہے۔ یہ اجتماعی زندگی اس کے گرد تعلقات کا ایک وسیع تانا بانا تیار کرتی ہے۔ خاندان، برادری، محلے، شہر، ملک اور بحیثیت مجموعی پوری نوع انسانی تک پھیلے ہوئے تعلقات کے یہ چھوٹے بڑے دائرے اس کے حقوق و فرائض کا تعین کرتے ہیں۔ ماں، باپ، بیٹے، شاگرد، استاذ، مالک، ملازم، تاجر، خریدار، شہری اور حکمران کی بے شمار مختلف حیثیتوں میں اس پر کچھ فرائض عائد ہوتے ہیں اور ان فرائض کے مقابلہ میں وہ کچھ متعین حقوق کا مستحق قرار پاتا ہے۔ (۳۱)

تاریخ کے دور میں انسانی افراد کا اتحاد حقوق کی حفاظت اور ان کے استحکام کی خاطر قائم ہوا، قدیم سے قدیم زمانوں کی حکومتیں ان حقوق کا تحفظ اپنا فرض سمجھتی رہی ہیں۔ حقوق کی نوعیت اور تعداد بدلتی اور بڑھتی رہی، لیکن اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ (۳۲) ثابت ہوا کہ حق وہ ہے جس سے انکار ممکن نہیں، حق ہمیشہ مثبت ہوتا ہے سچ ہوتا ہے۔ (۳۳)

آج یہ سمجھا جاتا ہے کہ انسانی حقوق ہمیں مغرب نے فراہم کئے ہیں۔ انسانی حقوق کے یہ چیمپئن پروپیگنڈہ کے ذریعہ اس تصور کو بڑی قوت سے فروغ دے رہے ہیں، حالانکہ ان ممالک کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو صورت حال اس کے برعکس نظر آتی ہے۔

ہمیں اس کا اعتراف ہے قوانین حمورابی ۲۰۰۰ء قبل مسیح میں قصاص، آزادی، نقصان پہنچانے اور آگ لگانے ملکیت حاصل کرنے کے قوانین موجود تھے۔

۶۲۰ء قبل مسیح میں یونان میں ''صولون'' کا قانون نافذ تھا جس میں قرض دار کو تحفظ فراہم کیا گیا تھا۔ (۳۴) ۵۰۰ء قبل مسیح میں روم میں ''بارہ تختیوں'' کا قانون موجود تھا، جس میں رسوم و رواج کو تحفظ فراہم کیا گیا تھا۔ لیکن یہ قوانین سب کے لئے نہیں تھے، بلکہ حکمراں کے لئے الگ عوام کے لئے الگ قانون تھا، یہ قوانین طاقت ور کو مزید طاقت ور اور کمزور کو مزید کمزور بناتے تھے، یہ غیر منصفانہ قوانین تھے، جن سے انسانی حقوق کا تحفظ نہیں ہوتا تھا۔ یہی وجہ ہے جنگوں کے نتیجہ میں جب حکومتیں کمزور ہوئیں تو عوام طاقتور ہوگئے، انہوں نے مساوی حقوق کے حصول کے لئے طویل جدوجہد شروع کی اور اپنے حقوق حاصل کئے، جس کی مختصر تاریخ یہ ہے۔

- **برطانیہ:** میں تیرھویں صدی عیسوی میں انسانی حقوق کا تعین کیا گیا، اس کی بنیاد ۱۰۳۷ء میں شاہ کا مریڈ دوم نے رکھی ۱۱۸۸ء میں شاہ الفانسونہم نے اسے کچھ بہتر

بنایا(۳۵) شاہ جان نے ۱۵ جون ۱۲۱۵ء کو میگنا کارٹا قوانین کی منظوری دی، ۱۶۲۸ء میں خواتین کے کچھ حقوق کا تعین کیا گیا، ۱۶۷۹ء میں اسے بہتر بنایا گیا، ۱۶۸۹ء میں اسے مزید بہتر بنایا گیا،(۳۶) کچھ قانون اصلاح ۱۹۱۸ء کے تحت خواتین کو ووٹ کا حق حاصل ہوا۔(۳۷)

- **سوئٹزر لینڈ:** اس ملک کو ۱۸۹۳ء میں فرانس سے آزادی ملی ۱۸۴۸ء میں آئین تیار ہوا، ۲۹ مئی ۱۸۷۴ء میں نافذ ہوا ۱۹۷۱ء میں خواتین کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہوا۔(۳۸)
- **فرانس:** ۱۷۸۹ء تا ۱۷۹۹ء انقلاب فرانس کی تحریکات کا دور ہے، جس کے نتیجہ میں کچھ آئینی حقوق عوام کو حاصل ہوئے، لیکن خواتین کو ووٹ کا حق ۱۹۴۵ء میں حاصل ہوا۔(۳۹)
- **امریکہ:** کولمبس نے ۱۴۹۲ء میں دریافت کیا، جس پر برطانیہ نے قبضہ کرلیا، ۴ جولائی ۱۷۷۶ء کو آزادی دی گئی، لیکن اس کی تکمیل ۳ ستمبر ۱۷۸۳ء کو انسانی حقوق کے حوالہ سے آئین میں ترمیم کی گئیں، ۱۹۲۰ء میں خواتین کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہوا۔(۴۰)
- **چین:** ۱۹۴۹ء میں کمیونسٹ حکومت برسر اقتدار آئی ستمبر ۱۹۵۴ء میں پہلا آئین منظور ہوا ۱۹۷۵ء میں دوسرا آئین منظور ہوا، ۱۹۷۸ء میں تیسرا آئین منظور ہوا، ۴ ستمبر ۱۹۸۲ء میں چوتھا آئین منظور ہوا، اس آئین کے تحت ۱۸ سال کے تمام شہریوں کو ووٹ دینے کا حق ملا اور انسانی حقوق فراہم کئے گئے۔(۴۱)
- **بھارت:** ۱۵۔اگست ۱۹۴۷ء کو برطانیہ سے آزاد ہوا، ۲۶ نومبر ۱۹۴۹ء میں پہلا آئین تیار ہوا، ۲۶ جنوری ۱۹۵۰ء کو نافذ ہوا، جس میں ھندو مذہب کی بنیاد پر جو انسانی حقوق پامال ہوا ہے، ان کی کچھ اصلاح کی گئی، مساوات، ملازمت، چھوت چھات پر پابندی، آزادی مذہب، ثقافتی و تعلیمی حقوق فراہم کئے گئے۔(۴۲)

دنیا کی بڑی جمہوریتوں کی اس مختصر تاریخ سے واضح ہوتا ہے بیسویں صدی میں انسانی حقوق کی فراہمی کا آغاز ہوتا ہے، جبکہ اسلام نے چودہ سوسال قبل افراط و

تفریط سے پاک انسانی حقوق فراہم کئے تھے، اور یہ اعزاز صرف مذہب اسلام کو حاصل ہوا کہ اس نے مرد و خواتین کو مساویانہ باعزت مقام دیا اور مساویانہ حقوق فراہم کئے، ورنہ دیگر مذاہب میں حقوق تو دور کی بات ہے خواتین کو باعزت مقام بھی فراہم نہیں کیا گیا ہے۔

- یہودیت: دنیا کے قدیم مذاہب میں سے ہے، لیکن بھائیوں کی موجودگی میں اسے وراثت کا حق نہیں ملتا تھا، اسی طرح باپ کو اسے فروخت کرنے کا بھی حق حاصل تھا۔ یہودی روایات کے مطابق حوا شیطان کا آلہ کار اور ازلی گناہ گار تھیں، یہی وجہ ہے عورتوں کو شوہر کے تابع مملوکہ بنا کر رکھا گیا۔(۴۳)
- ہندو مذہب: اس مذہب میں مردوں کا مقام بھی ذات پات کی بنیاد پر چار درجوں میں تقسیم ہے۔ عورت مطلقاً مرد کے تابع ہے، پہلے باپ پھر شوہر، پھر بڑے بیٹے، آخر میں اپنے قریبی عزیز مردوں کے حتیٰ کہ شوہر مر جائے تو عورت کو ''ستی'' ہونا (لاش کے ساتھ زندہ جلنا) پڑتا ہے۔ بیٹی و بیوی کو میراث نہیں ملتی ہے۔ اگر مل جائے تو خرید و فروخت نہیں کر سکتی ہے۔ عورت نکاح کے بعد خلع نہیں لے سکتی ہے، مذہبی تعلیم حاصل کرنے کی ممانعت ہے، گواہی نہیں دے سکتی ہے۔(۴۴)
- عیسائیت: اس مذہب میں بھی عورت کو حقوق نہیں دئے گئے، بلکہ اس کی تذلیل کی گئی ہے، عورت کو گناہ گار اور بدی کی جڑ قرار دیا گیا ہے، اسے شیطان کا دروازہ، مرد کو نقصان والی ہستی قرار دیا گیا ہے، ایک راہب کے بقول عورت امن کی دشمن ہے اور اس بچھو کی مانند ہے جو ہر وقت ڈنک مارنے کے لئے تیار رہتی ہے۔ لہٰذا شیر و بچھو کی طرح عورت سے بھی بچنا چاہئے۔(۴۵)

غالباً عورت سے اس نفرت کی ایک وجہ رہبانیت بھی ہے، اس لئے کہ جو عورت سے دور رہتا ہے وہ منصفانہ رائے بھی قائم نہیں کر سکتا ہے۔ یہی افکار و خیالات بدھ مذہب، جین مذہب اور دنیا کی مختلف تہذیبوں میں رائج ہیں، جس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ دنیا کی کسی تہذیب و مذہب میں نہ وہ مقام حاصل تھا نہ وہ حقوق حاصل تھے، جو اسے اسلام نے عطا کئے ہیں، ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ اسلام کی تعلیمات کو عام کیا جائے۔

مختلف علاقائی کلچر کا ہم پر غلبہ ہوگیا ہے، ہم نے رسوم ورواج کو دین سمجھ لیا ہے اور اسی تصور کے ساتھ مسلمان خواتین کی حق تلفی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ میں نے اس حوالہ سے اہل علم میں شعور اجاگر کرنے کے لئے ایک سالانہ سیمینار بعنوان ''خواتین کا مقام اور ان کے حقوق وفرائض'' سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تناظر میں عبداللہ گرلز کالج میں ایم اے کی بچیوں کے درمیان منعقد کیا، یہ مقالات طالبات کی حوصلہ افزائی کے لئے اس مجلہ میں شامل کئے گئے ہیں، (ان کا شمار تحقیقی مقالات میں نہیں کیا جائے گا)، اس کے علاوہ صوبائی سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانفرنس اسی حوالہ سے منعقد کی، جس میں پیش کردہ منتخب تحقیقی مقالات اردو، عربی، انگریزی اور سندھی میں (ریویو کمیٹی کی اجازت سے) اس نمبر کی صورت میں پیش کئے جارہے ہیں۔

سندھ کے اسکالرز کو درج ذیل عنوانات پر تحقیقی مقالات لکھنے کی دعوت دی گئی تھی۔

☆...... اسلام سے قبل خواتین کا مقام،

☆...... خواتین کا مقام سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں۔

☆...... ادیان ومذاہب میں خواتین کا مقام۔

☆...... خواتین کے حقوق بحیثیت ماں سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں۔

☆...... خواتین کے حقوق بحیثیت بیٹی سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں۔

☆...... خواتین کے حقوق بحیثیت بیوی سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں۔

☆...... خواتین کے حقوق بحیثیت بہن سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں۔

☆...... خواتین کے معاشرتی حقوق سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں۔

☆...... خواتین کے مالی حقوق سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں۔

☆...... خواتین کے سیاسی حقوق سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں۔

☆...... خواتین کے حقوق عالمی قوانین کی روشنی میں۔

☆...... خواتین سے حسن سلوک سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں۔

☆...... مکی عہد میں خواتین کا کردار۔

☆...... مدنی عہد میں خواتین کا کردار۔

☆...... غزوات نبوی ﷺ میں خواتین کا حصہ۔

☆...... خواتین کی علمی خدمات۔

☆...... خواتین سے متعلق شرعی شخصی قوانین (پرسنل لاء)

☆...... خاندانی نظام اور خواتین۔

☆...... قبائلی، علاقائی رسوم ورواج اور خواتین۔

☆...... خواتین کے فرائض بحیثیت ماں سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں۔

☆...... خواتین کے فرائض بحیثیت بیٹی سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں

☆...... خواتین کے فرائض بحیثیت بیوی سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں۔

☆...... خواتین کے فرائض بحیثیت بہن سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں

☆...... خواتین پر بچوں کی تربیت کی ذمہ داری سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں۔

☆...... خواتین کے لئے اسلام کا نظام کفالت سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں۔

☆...... خواتین اور حجاب۔

☆...... تحریکات نسواں اور اس کے اثرات وثمرات۔

☆...... خواتین کے لئے شرعی رعایتیں۔

اسی مجلہ میں انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی کے زیر اہتمام اشتہار کے ذریعہ جنوری ۲۰۱۴ء میں منعقد ہونے والی نئی کانفرنس کا اعلان بھی کر دیا گیا ہے، جس کا عنوان ہے:

''بچوں کے حقوق وفرائض سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں''

امید ہے محققین واسکالرز ابھی سے مقالات تحریر کرنے کا آغاز کردیں گے، اور ۳۰ نومبر ۲۰۱۳ء تک اپنے مقالات کسی ایک زبان میں تحریر کر کے ارسال فرمادیں گے تا کہ ریویو کمیٹی کے سامنے پیش کئے جاسکیں اور مقررہ وقت پر کانفرنس کا انعقاد ہو سکے۔

آخر میں ان تمام خواتین کا خصوصی شکریہ ادا کروں گا جنہوں نے کانفرنس کے انعقاد میں مکمل تعاون کیا اور میرا حوصلہ بڑھایا ان دوستوں کا بھی جنہوں نے دام درم سخنے تعاون کیا اور کانفرنس میں شرکت کر کے اسے کامیاب بنایا، حسب سابق منتخب شرکاء کے تاثرات بھی مجلہ

میں پیش کئے جا رہے ہیں۔

چیف ایڈیٹر
پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

حواشی و حوالہ جات:

۱۔ ''بنیادی حقوق'' محمد صلاح الدین، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، ۱۹۷۷ء، ص ۳۱

۲۔ ''أسس الفقهاء''، قاسم بن عبداللہ امیر علی القونوی، سعودی عرب، ۱۹۸۶ء، ص ۲۱۶

۳۔ جہانگیر قرآنی اشاریہ، سرور حسین خان، مکتبہ اشاعت تعلیم القرآن، ۱۹۹۲ء، ص ۳۲۵

۴۔ تنظیم حسین، قصص الانبیاء، (تلخیص قصص القرآن، حفظ الرحمن سیوہاروی) ضیاء برادرز بک سینٹر، گلشن اقبال کراچی، ۱۹۹۶ء، ص ۱۱۷

۵۔ شبلی نعمانی، سیرت النبی ﷺ، مکتبہ مدینہ، لاہور، ۱۴۰۸ء، ج ۱، ص ۱۱۶

۶۔ عمر فرّوخ، تاریخ الجاهلیۃ دار العلم بیروت ۱۹۹۶ء، ص ۱۳۲

۷۔ سید جلال الدین العمری ''عورت اسلامی معاشرہ میں'' ۱۹۶۲ء، لاہور، ص ۴۰

۸۔ سورہ نحل، آیت ۹۷

۹۔ سورۂ الحجرات، آیت ۳۵

۱۰۔ سورۂ آل عمران، آیت ۱۹۵

۱۱۔ سورۂ التوبہ، آیت ۱۲۲

۱۲۔ سورۂ التحریم، آیت ۵

۱۳۔ سید جلال الدین العمری، ''عورت اسلامی معاشرہ میں'' ۱۹۶۲ء، لاہور، ص ۶۳

۱۴۔ سورۂ التوبہ، آیت ۶۷

۱۵۔ سورۂ التوبہ، آیت ۷۱

۱۶۔ سورۃ المومن، آیت ۴۰

۱۷۔ سورۃ النساء، آیت ۳۲

۱۸۔ سورۃ النساء، آیت ۳۲

۱۹۔ سورۃ النساء، آیت ۱۲۴

۲۰۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ

۲۱۔ سنن نسائی، کتاب النکاح

۲۲۔ صحیح مسلم کتاب البر والصلہ

۲۳۔ سنن نسائی کتاب النکاح

۲۴۔ سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح

۲۵۔ صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب الوصاۃ بالنساء، ابن ماجہ، **باب ذکر وفاتہ و دفنہ ﷺ**

۲۶۔ مستدرک حاکم ج ۴، ص ۱۷۷، ور **رواہ الترمذی غیر قولہ وبابان معجلان الخ**

۲۷۔ سنن نسائی کتاب عشرۃ النساء، باب حب النساء

۲۸۔ ابن ہشام، **السیرۃ النبویہ** ج/ ۲، ص/ ۲۰۴، **الھیشمی**، مجمع الزوائد، ۳/ ۲۶۸

۲۹۔ سورہ الحجرات، آیت ۱۳

۳۰۔ سورہ آل عمران، آیت ۱۹۵

۳۱۔ ''بنیادی حقوق'' محمد صلاح الدین، ادارۂ ترجمان القرآن، لاہور، ۱۹۷۷ء، ص ۳۱

۳۲۔ "**اسس الفقھا**" قاسم بن عبداللہ امیر علی القونوی، سعودی عرب، ۱۹۸۶ء، ص ۲۱۶

۳۳۔ جہانگیری قرآنی اشاریہ، سرور حسین خان، مکتبہ اشاعت تعلیم القرآن، ۱۹۹۲ء، ص ۳۲۵

۳۴۔ **سعید محمد، دراسة مقارنة حول الاعلان العالمی لحقوق الانسان، مطبوعه بیروت، ۱۴۰۶ھ، ص ۱۰**

۳۵۔ محمد صلاح الدین، بنیادی حقوق ادارہ ترجمان القرآن، ۱۹۷۸ء، ص ۴۲

36- Jennig sir Jvar, the lawand the constitution london, 1967, p-312

37- Laski, Harold J.Parliamentary govt. in England. p-71

۳۸۔ فرحت عظیم، پروفیسر ڈاکٹر خواتین کے حقوق ناشر مکتبہ یادگار شیخ الاسلام، پاکستان علامہ شبیر احمد عثمانی، جون ۲۰۰۵ء، ص ۱۸۹

39- Curtis, Michacl. comparative govt. Newyork, 1990, p-117

40- Laski Harold, J. the observences of Federatis, Londan 1993, P-367

41- Curtis, Comparative Govt, Newyourk, 1990, P-399-402

42- O.P. Goyal, Comparative govt, New Delhi, 1985, p-415

اعظم چودھری، ڈاکٹر جدید حکومتیں، مطبوعہ اردو بازار، کراچی، ۲۰۰۱ء، ص ۳۹۹

۴۳۔ شمس تبریز خان، مسلم پرسنل لاء، مجلس تحقیقات ونشریات اسلام، لکھنو، ۱۹۸۸ء، ص ۱۸۸

44- Encyclopedia of Relegion and Ethics. vol-v, p-271

اور تھرویدکانڈ (۱) سوکت ۱۷ منتر (۱) منو ۹/ ۱۸، منوسمرتی ۱/ ۱۷

۴۵۔ **محمد بن اسماعیل، عودۃ الحجاب، ص۵۲، مصطفی سباعی، المرأۃ بین الفقه والقانون المکتب الاسلامی بیروت ۱۴۰۴ھ، ص ۲۰**

Syed Qaim Ali Shah

CHIEF MINISTER SINDH

MESSAGE

SYED QAIM ALI SHAH
Chief Minister, Sindh.
******

The strength of any country is when its masses are sound and knowledgeable in every subject, but when it comes to religious knowledge it can sweep number of evils from the society.

I congratulate ***Anjuman Asatiza Uloom-e-Islamia Sind*** and organizer Dr. Salalhud Din Sani for organizing the 5th SEERAT UN NABI conference 2013 on "***Status of women's Right & Duties in the light of SEERAT E Tayyebah***" which can bring a host of scholars under one umbrella, where they can share handy and valuable information to the people of various cultures.

I am sure that this conference can rise to the people of Sindh from the deep slumber of ignorance.

My hearties wishes shall always be with them.

******

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

DR. FEHMIDA MIRZA
SPEAKER

پیغام

مجھے یہ جان کر بڑی مسرت ہوئی ہے کہ انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی کے زیر اہتمام پانچویں سالانہ صوبائی سیرت النبی ﷺ کانفرنس ۲۰۱۱ء بعنوان: "خواتین کا مقام اور ان کے حقوق و فرائض سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں" منعقد ہو رہی ہے۔

اسلام کی آمد سے قبل عورتوں کے ساتھ معاشرے کا ظالمانہ، سفاکانہ اور سنگدلانہ رویہ تھا۔ اس معاشرے میں لڑکیوں کی پیدائش منحوس اور معیوب سمجھی جاتی تھی۔ انہیں کبھی کبھی زندہ دفن کر دیا تھا اور انہیں دنیا میں کسی قسم کا حق حاصل نہیں تھا۔ انہیں پوری دنیا کے لیے شرمندگی کا باعث سمجھا جاتا تھا۔ اسلام نے اولاد کو لڑکے ہوں یا لڑکیاں عزت کی نگاہ سے دیکھنے کی تاکید کی ہے۔ انہیں زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنے کی ترغیب دی ہے۔

بلاشبہ آج عالمِ اسلام میں اہل علم و دانش کی کمی نہیں، لیکن ایسی ہستیاں یقیناً کامیاب ہیں جو اپنے علم کے ساتھ ساتھ ایسے کردار کی بھی حامل ہوں، جو دوسروں کے لئے قابلِ تقلید ہوں یہ صفت صرف اسوۂ رسول اللہ ﷺ کی پیروی ہی سے پیدا ہو سکتی ہے۔ آج ہمارے معاشرہ میں باہمی اتحاد و محبت اور خواتین کے حقوق کی ادائیگی میں جو کمی ہے اور جس کی وجہ سے معاشرتی بگاڑ پیدا ہو رہا ہے، اس کی اصلاح کے لئے یہ سیرت کانفرنس یقیناً اندھیری رات میں چراغ کا کام دے گی۔

صدر انجمن پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی و رابطہ کمیٹی اور رکن اسلامی نظریاتی کونسل پروفیسر ڈاکٹر محمد مشتاق کلوٹا و جملہ اساتذہ اور طلباء و طالبات کو اس اہم کانفرنس کے انعقاد اور ملک بھر کے علماء و مشائخ کو اکٹھا کرنے پر دلی مبارکباد دیتا ہوں، اور کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا گو ہوں۔

Fehmida Mirza

ڈاکٹر فہمیدہ مرزا